REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ

۲۵ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | یکم ظہور ۱۳۳۸ ہش | یکم اگست ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۸۰

اپنے اندر پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ایمان اور یقین پیدا کرو

مداومتِ عمل کی دولت کامل ایمان اور کامل یقین کے بغیر کبھی حاصل نہیں ہو سکتی

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے غیر معمولی اجلاس میں نوجوانوں سے مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کا خطاب

ربوہ ۳۱ جولائی۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کل شام مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں احمدی نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں تلقین کی۔ کہ وہ اپنے اندر پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ایمان اور یقین پیدا کریں۔ آپ نے فرمایا اعمال صالحہ کی بجا آوری اور ان میں مداومت کی دولت کامل ایمان اور کامل یقین کے بغیر کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے مجلس مرکزیہ کی زیر ہدایت یکم اگست سے "تربیت کا مہینہ" منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مہینے میں خدام کو اسلامی شعار کی پوری پوری پابندی کرنے اور اپنے اعمال و کردار کو صحیح معنوں میں اسلامی تعلیم کے سانچوں میں ڈھالنے کی تلقین کی جائیگی اور اس امر کا جائزہ لیا جائے گا۔ کہ نوجوانوں نے کس حد تک تربیت کے اس پروگرام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے اندر تبدیلی پیدا کی ہے۔ یہ غیر معمولی اجلاس تربیتی پروگرام کو واضح کرنے کی غرض سے ہی منعقد کیا گیا تھا۔

اجلاس نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ جو مکرم منصور احمد صاحب انڈونیشین نے کی۔ بعد ازاں خدام نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دوہرایا۔ پہلے صاحب صدر نے مختصر سی تقریر میں اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس مرکزیہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کا وہ روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضرت میاں صاحب مد ظلہ نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے قائمقام قائد مکرم ملک محمد اشرف صاحب کی درخواست پر مجلس کے اس خصوصی تربیتی اجلاس کے لئے اپنے قلم سے رقم فرما کر مرحمت فرمایا تھا۔

بعد ازاں مکرم حسن محمد خان صاحب عارف ناظم خدمت خلق نے ایک مختصر سی تقریر میں نوجوانوں کو اسلامی شعار کی پابندی اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ انہیں ہمیشہ سر پر ٹوپی پہننے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا ہم میں کوئی ایک خادم بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو ننگے سر ہونے کا عادی ہو۔ آپ نے باجماعت نمازوں کی پابندی پر زور دینے کے علاوہ سگرٹ نوشی اور اسی قسم کی دوسری بھدی عادتوں سے بچنے کی بھی تلقین کی ** بعد ازاں احسان الرحمٰن صاحب زعیم باب الابواب نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم "تحریک دعا" نے خاص خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نہایت مؤثر انداز میں اسلامی شعار کی پابندی اختیار کرنے اور اسلامی تعلیم کا نہایت عمدہ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ دوران تقریر میں آپ نے نماز باجماعت کی پابندی حضورِ قلب کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی، قرآن مجید کی تلاوت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت کو نہایت دلنشین پیرایہ میں واضح کیا۔ ازاں بعد مجلس مقامی کے قائمقام قائد صاحب نے تربیتی مہینے کے پروگرام پر روشنی ڈالی۔ آخر میں عہد دہرانے کے بعد اجتماعی دعا پر جو مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی۔ یہ بابرکت تربیتی اجلاس اختتام پذیر ہوا ÷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

ٹانگ کی درد میں پہلے کی نسبت کمی ہے۔ آج صبح عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ —

نخلہ ۳۰ جولائی بوقت دس بجے صبح

کل شام پانچ بجے تک حضور کی طبیعت ٹانگ میں درد اور گزشتہ رات آرام نہ ملنے کے باعث کافی ناساز رہی۔ مگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہو گئی۔ رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی۔ آج صبح عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ البتہ ٹانگ میں درد باقی ہے۔ گو پہلے سے کم ہے ÷

کل رات مکرم ڈاکٹر غلام رسول صاحب چیمہ حضور کو دیکھنے نخلہ آئے۔ آج صبح انہوں نے دیکھ کر حضور کی عام طبیعت پر تسلی کا اظہار فرمایا۔ ٹانگ کی درد کیلئے علاج کا مشورہ دیا۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ تا ہمارا قادر خدا ہماری گریہ وزاری کو دیکھ کر اپنے خاص فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت دس بجے صبح۔ نخلہ ۳۰ جولائی ۱۹۵۹ء

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ یکم اگست ۱۹۵۹ء

مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت

(۵)

ہفت روزہ معاصر "پیغام صلح" کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:-

"باقی رہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کہ جب وہ دوبارہ آئیں گے۔ اور مسلمانوں کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔ تو اپنے ماننے والوں کو کیا کہیں گے۔ تو گزارش ہے کہ مسلمان تو پہلے ہی ان کو نبی مانتے ہوں گے۔ اس لئے ان کے نہ ماننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ باقی رہے غیر مسلم۔ تو وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انکار سے پہلے ہی کافر ہو چکے ہونگے ان کی از سر نو تکفیر کی ضرورت نہیں البتہ اگر کوئی بہروپیا آکر کہے گا کہ میں ہوں عیسےٰ ابن مریم تو مسلمان ان کا لازماً انکار کریں گے۔ اور یہ انکار ہی حقیقت میں ان کے اسلام کا معیار ہوگا۔ اور جو بے وقوف دھوکا کھا کر بہروپئے پر ایمان لے آئیں گے۔ وہ مسلمانوں سے الجھیں گے ان کی تکفیر و تفسیق کریں گے۔ تفریق امت کا باعث ہوں گے"۔

پیغام صلح کے سوال کا مطلب تو یہ تھا کہ جب بقول آپ لوگوں کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر نزول اجلال فرمائیں گے۔ تو اس وقت کے مسلمان ان کو کس طرح پہچانیں گے۔ اور جب وہ آئیں گے۔ تو یہ دعوے کریں گے یا نہیں کہ میں وہی ابن مریم ہوں جس کا ذکر قرآن کریم اور احادیث نبوی میں آیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے نبی تھے یہ امر تو ہر مسلمان تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں آپ کو نبی اللہ بیان کیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم کے مطابق ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لائے۔ اس لحاظ سے تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان لانا ٹھیک ہے۔ لیکن پیغام صلح کا اس قسم کے ایمان کے متعلق سوال نہیں تھا۔ بلکہ سوال یہ تھا۔ جیسا کہ ہم نے اوپر تشریح کی ہے۔ کہ جب آپ بقول آپ کے آسمان سے نازل ہوں گے۔ اس وقت آنے والے کے متعلق مسلمانوں کے ایمان کی کیا کیفیت ہوگی۔ وہ کونسا ذریعہ ہوگا جس سے مسلمان جن میں سے بقول مودودی صاحب ایک ہزار میں سے ۹۹۹ اسلام سے بے بہرہ ہیں ابن مریم کو پہچان لیں گے۔ کہ یہی وہ ابن مریم ہیں۔ جو آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے۔ اور اب صدیوں وہاں رہ کر زمین پر تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ تمام موجودہ انسانوں میں سے ایک نے بھی ان کو دیکھا ہوا نہیں ہوگا۔

پیغام صلح کا سوال تو یہ تھا جس سے پہلو بچا کر معاصر بظاہر نہایت سادگی سے کہتا ہے۔ ابھی مسلمانوں کا تو ابن مریم علیہ السلام پر پہلے ہی ایمان ہے۔ ان پر ایمان لانے کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔ حالانکہ سوال صرف ابن مریم کے نبی اللہ ہونے پر ایمان لانے کا نہیں۔ بلکہ سوال اس ایمان کا ہے جو آپ کے نزول کے وقت پیدا کرنا ضروری ہے۔ جس میں ان کے "نبی اللہ" ہونے کا سوال بھی شامل ہے۔

آخر آپ کے پاس کیا نشان ہوگا۔ جس کو دیکھ کر وہ لوگ جنہوں نے آپ کو کبھی دیکھا نہیں دیکھتے ہی انہیں پہچان لیں گے۔ کہ یہی ہیں وہ ابن مریم علیہ السلام جن کا ذکر قرآن و حدیث میں کیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ کے نزول کے وقت یہ سوال پیدا ہوگا یا نہیں۔ اس کے علاوہ پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ نہیں کہ آپ "نبی اللہ" ہی ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے اگر یہ معنے لئے جائیں۔ کہ زمانی طور پر بھی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تو آپ کے بعد ابن مریم زندہ و سلامت کس طرح آموجود ہوتے ہیں۔ اس طرح تو آپ ان معنوں میں آخری نبی ٹھہریں گے۔ جن معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عام طور آخری نبی سمجھا جاتا ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے اس مثال پر غور کیجئے۔ دو شخص ہیں ایک ۱۸۹۵ء میں پیدا ہوا اور دوسرا ۱۹۴۰ء میں پیدا ہوا۔ لیکن دوسرا جو ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوا۔ وہ ۱۹۵۰ء میں وفات پا گیا۔ مگر ۱۸۹۵ء میں پیدا ہونے والا آج بھی زندہ ہے تو بتائیے دونوں میں سے کون آخری ہے آیا وہ جو بعد میں پیدا ہوا۔ اور پہلے فوت ہو گیا۔ یا وہ جو پہلے پیدا ہوا۔ اور اب تک زندہ ہے۔ جب اصل ابن مریم علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے۔ تو یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تشریف لائیں گے۔ اور اتنا عرصہ وہ زندہ ہی چلے آئے ہوں گے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تک زندہ ہوں گے۔ اور نبی اللہ تو ہوں گے ہی اس لئے انبیاء علیہم السلام کا خاتم یعنی ختم کرنے والا کون ہوگا؟ یہ سوال بڑی شدومد سے پیدا ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ سوال ایمانیات سے تعلق رکھتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان ابن مریم علیہ السلام کو خاتم النبیین مان لیں گے۔ اس معنے میں جس معنے میں آپ لیتے ہیں۔ یا وہ خاتم النبیین کی کوئی تاویل کریں گے۔ اور کیا تمام مسلمان اس تاویل کو فوراً تسلیم کر لیں گے۔ یا جس طرح کہ ہوتا آیا ہے۔ اور جس طرح قرآن کریم میں ابن مریم علیہ السلام کے متعلق ہی آیا ہے۔ اس وقت بھی ہوگا چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فامنت طائفۃ من
بنی اسرائیل وکفرت
طائفۃ فایدنا الذین
امنوا علی عدوھم
فاصبحوا ظاھرین۔

یعنی بنی اسرائیل کے ایک گروہ نے مان لیا۔ اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ پس ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی۔ اور وہ غالب آ گئے۔

اگر آپ سورۂ صف کا شروع سے بغور مطالعہ کریں۔ جس کے آخر میں یہ آیہ کریمہ آئی ہے۔ تو آپ پر بہت سے حقائق واضح ہو سکتے ہیں۔ اس سورہ میں ان لوگوں کو خطاب کیا گیا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے دعویدار ہیں۔ چنانچہ اس میں بار بار یا ایھا الذین امنوا کے خطابیہ الفاظ دہرائے گئے ہیں۔ تاکہ پڑھنے والا بھولے نہیں۔ کہ کون مخاطب ہیں۔ اس میں حضرت موسےٰ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعض حالات بنی اسرائیل کے تعلق میں بیان کر کے مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے۔

محولہ بالا آخری آیہ کریمہ میں یہ سمجھایا گیا ہے۔ کہ جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے۔ تو اس وقت بھی ان پر ایمان لانے کے بارے میں دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک ایمان لانے والے دوسرے انکار کرنے والے۔ اللہ تعالےٰ ایمان لانے والوں کی مدد کرے گا۔ اور مخالفوں پر انہیں فتح دے گا۔

بیا ورید گر اینجا بود سخن دانے
"کلام پاک" سخنہائے گفتنی دارد

پہلے ایمان کی بات ہے۔ تو کیا اللہ تعالےٰ پر اس کے رسولؐ پر مسلمانوں کا پہلے ہی ایمان نہیں ہے۔ لیکن اسی سورۃ میں اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو خطاب کر کے فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین
امنوا ھل ادلکم
علی تجارۃ تنجیکم من
عذاب الیم۔ تؤمنون
باللہ ورسولہ

اے مسلمانو کیا میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں۔ جو تم کو عذاب الیم سے نجات دے دے (تو سنو) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

جب خود مسلمانوں کے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ پر دوبارہ ایمان لانا ضروری ہوا۔ اور جیسا کہ عملاً خود مودودی صاحب نے کر کے بھی دکھایا ہے۔ تو ایک ایسی ہستی پر جس کے متعلق صرف قرآن و احادیث میں صرف چند اشارے ملتے ہیں۔ اس کی آمد ثانی پر ایمان لانے کی بات کو یہ کہہ کر ٹال دینا۔ کہ مسلمانوں کو تو ان پر پہلے ہی ایمان ہوگا۔ اس لئے ایمان لانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ محض ایک طفل تسلی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں ؎

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

ایمان کے ساتھ یہ سہل انگاری!

ایمان ایمان لانا ہوتا ہے۔ کوئی خالہ جی کا گھر نہیں۔ اس لئے ہر سنجیدہ فہم انسان تو اس پر سنجیدگی سے غور کرے گا۔ اور سوچے گا۔ کہ جب بقول آپ لوگوں کے وہی ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ اس وقت بھی ویسا ہی کفر و ایمان کا سوال پیدا ہوگا۔ جیسا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کے وقت میں پیدا ہوتا رہا ہے۔ خاصکر ان لوگوں میں جن کی تربیت اس قسم کی ہو کہ ہر اختلاف رکھنے والے کو کافر مرتد اور واجب القتل کہہ دینا کچھ مشکل نہ ہو۔ اور جب خود ساختہ مصلحین نے بھی فتوے دے رکھا ہو۔ کہ ہزار میں سے ۹۹۹ مسلمان اسلام سے منحرف ہو چکے ہوں۔

قومی ترقی کے لئے قومی دماغ کی ضرورت

قوم کے ہر فرد میں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ میں کوئی چیز نہیں اصل چیز قوم ہے

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ)

(۲)

جس قوم میں قومی دماغ پیدا ہو جاتا ہے وہ باوجود افراد کے علم کی کمی کے جیت جاتی ہے۔ اور جس قوم میں قومی دماغ پیدا نہیں ہوتا۔ وہ باوجود افراد کی علمیت کے ہار جاتی ہے۔ جس طرح فرد حکومت کا قائم مقام نہیں ہو سکتا اسی طرح فردی دماغ قومی دماغ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔

جب تک قومی دماغ نہ ہو اسوقت تک بڑے بڑے مصائب کا مقابلہ کبھی نہیں کیا جا سکتا اور نہ کوئی بڑی ترقی کی جا سکتی ہے۔ جس طرح انسانی جسم میں ہزاروں ہزار پیچیدہ کام کرنے والے اعضاء پائے جاتے ہیں۔ دانت چباتے ہیں۔ گلے کی نالیوں کے ذریعہ غذا معدہ میں پہنچتی ہے۔ معدہ اسکو ہضم کرتا ہے۔ اور پھر اعلےٰ درجے کا خون دل اور دماغ اور دوسرے اعضاء میں جاتا اور انسانی زندگی کو برقرار رکھتا ہے۔ اسی طرح ان سے بھی زیادہ ایک اور اہم چیز جسم انسانی میں پائی جاتی ہے۔ اور وہ روح ہے۔ جس پر تمام حیات کا دارومدار ہے۔ اور جس کے متعلق سائنسدان بھی ابھی تک یہ معلوم نہیں کر سکے۔ کہ وہ کیا چیز ہے۔ بہرحال وہ ایک خلاصہ ہے ہزاروں ہزار پیچیدہ تغیرات کا بے شک وہ ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتی بے شک دنیا یہ نہیں کہہ سکتی کہ وہ جسم انسانی کے کون سے ... میں پوشیدہ ہے۔ مگر اس سے انکار ... کیا جا سکتا کہ کوئی چیز ایسی ضرور ہے۔ ...س کی عدم موجودگی انسانی جسم کو بالکل بے کار بنا دیتی ہے جب انسان مر جاتا ہے ... اس کے جسم کی سب چیزیں موجود ہوتی ہیں کہیں غائب نہیں ہو جاتیں۔ دل بھی ہوتا ہے۔ دماغ بھی ہوتا ہے معدہ اور جگر اور انتڑیاں بھی ہوتی ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں بھی ہوتے ہیں۔ مگر دل اور اعصاب کا تمام نظام یکدم بے کار ہو جاتا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ کوئی اور چیز انسانی جسم ...ود ہے۔ وہ انگلی میں ہے یا بازو میں ...ہے یا دماغ۔ ہمیں اس کا علم نہیں، ...س کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ...طرح انسانی جسم میں روح موجود ہوتی ... اور اسی پر تمام حیات کا دارومدار ہوتا ہے اسی طرح ایک قومی روح بھی ہوتی ہے اور ایک قومی دماغ بھی ہوتا ہے جب تک کسی قوم میں قومی دماغ قائم رہتا ہے وہ تمام اقوام پر غالب رہتی ہے۔ اور کوئی قوم اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی۔ انگریزوں کو لے لو ان میں قومی دماغ ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ دوسری اقوام پر غالب رہتے ہیں جرمن طنزاً کہا کرتے ہیں کہ انگریز بڑا جاہل ہے وہ اچھے عالم پیدا نہیں کر سکتا۔ فرانسیسی طنزاً کہا کرتا ہے کہ انگریز صرف نقال ہے وہ موجد پیدا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جہاں تک انفرادی ایجادات کا تعلق ہے انگریز جرمنوں کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتے فلسفہ کا سوال آئے تو یقیناً انگریز جرمن کا خوشہ چین ہے ادب اور اخلاق کا سوال آئے تو یقیناً انگریز فرانس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آرٹ میں بھی فرانس اور اٹلی کا مقابلہ انگریزوں کے بس کی بات نہیں مگر باوجود اس کے کہ جرمن اور اٹلی اور فرانس والوں کا انفرادی دماغ بہت اعلےٰ ہے۔ پھر بھی قومی لحاظ سے انگریز ہمیشہ غالب رہتے ہیں اسلئے کہ گو انگریزوں کا انفرادی دماغ اتنا اعلےٰ نہیں مگر قومی دماغ ان میں پایا جاتا ہے اور اس وجہ سے وہ ہمیشہ غالب رہتے ہیں۔ ابتدائے زمانہ اسلام میں مسلمانوں کو جو غلبہ حاصل ہوا اسکی وجہ بھی یہی تھی کہ ان میں قومی دماغ پایا جاتا تھا۔ ورنہ مسلمانوں کی تعلیم رومیوں سے زیادہ نہیں تھی رومی سالوں تک مسلمانوں کو پڑھا سکتے تھے اسی طرح جہاں تک تہذیب یا تمدن کا تعلق ہے مسلمان ایرانیوں سے بہت پیچھے تھے۔ یہی حال دوسرے امور کا ہے۔ مذہب کو چھوڑ کر کوئی ایک فردی خوبی بھی ایسی نہیں تھی۔ جس میں مسلمان رومیوں اور ایرانیوں کا مقابلہ کر سکیں مگر پھر بھی یہ حالت تھی کہ مسلمان جہاں جاتا رومی بھی بھاگ جاتا اور ایرانی بھی بھاگ جاتا۔ آخر وہ کیا چیز تھی جو مسلمانوں کو حاصل تھی۔ وہ چیز یہی تھی کہ اسلام کے ذریعہ سے مسلمانوں میں قومی دماغ پیدا ہو چکا تھا۔ اور قومی دماغ کا فردی دماغ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ قومی دماغ کا یہ مفہوم ہوتا ہے کہ قوم کے ہر فرد میں یہ احساس ہوتا ہے کہ میں کچھ چیز نہیں اصل چیز قوم ہے چنانچہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے صحابہ رضؓ نے جو کچھ قربانیاں کیں وہ اس بات کا ایک بیّن ثبوت ہیں۔ کہ کس طرح وہ ہر چیز میں قوم کے مفاد کو مدنظر رکھتے تھے۔ دراصل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات فرد نہیں تھی۔ بلکہ وہ ایک نشان تھی قومی عظمت کا۔ اسلئے آپ کے لئے جو قربانیاں کی گئیں۔ وہ فرد کے لئے نہیں تھیں بلکہ قوم کے لئے ہی تھیں ان کی قربانیوں کا اندازہ اسی واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک جنگ میں دشمن کی طرف سے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی کہ حضرت طلحہ رضؓ نے اپنا ہاتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے سامنے کر دیا تاکہ کوئی تیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ آ لگے۔ اور انہوں نے اپنا ہاتھ برابر اسی طرح رکھا یہاں تک کہ ان کا ہاتھ شل ہو گیا۔ اور ساری عمر کے لئے بیکار ہو گیا۔ کیا جذبہ ایمان تھا کہ انہوں نے اُف تک نہ کی اور اپنے ہاتھ کو برابر تیروں کی بوچھاڑ میں کھڑے رکھا۔ ایک دفعہ حضرت طلحہ رضؓ سے کسی نے پوچھا کہ طلحہ رضؓ جب تمہارے ہاتھ پر تیر لگتے تھے۔ تو کیا تمہارے منہ سے اُف بھی نہیں نکلتی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ اُف تو نکلنا چاہتی تھی۔ مگر میں نکلنے نہیں دیتا تھا کیونکہ میں ڈرتا تھا۔ کہ کہیں میرا ہاتھ ہل نہ جائے اور کوئی تیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ آ لگے۔ یہ واقعہ ثبوت ہے اس بات کا کہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم میں کوئی فرد باقی نہیں رہا ہمارا صرف یہی کام ہے کہ ہم قوم کے لئے یا قوم کے نشان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ذاتی اور دلی قربانیاں کریں۔ اور اپنے آپ کو اسی راہ میں قربان کر دیں۔

اُحد کی جنگ جب ختم ہوئی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے روانہ کیا انہوں نے ایک انصاری صحابی کو دیکھا کہ وہ سخت نازک حالت میں ہیں۔ وہ اس کے قریب گئے اور اس سے کہا کہ بھائی کوئی تمہارا پیغام ہو تو مجھے بتا دو میں تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں تک پہنچا دوں گا۔ اس نے کہا میں اسی تلاش میں تھا کہ مجھے کوئی مدینے والا ملے اور میں اسکے ذریعہ اپنے رشتہ داروں کو ایک پیغام بھجواؤں۔ اچھا ہوا کہ تم مجھے مل گئے۔ لاؤ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو اور وعدہ کرو کہ میرا پیغام میرے خاندان تک پہنچا دو گے۔ انہوں نے ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر اقرار کیا کہ میں تمہارا پیغام ضرور پہنچا دوں گا۔ اس پر ان زخمی صحابی نے کہا میرے عزیزوں اور رشتہ داروں اور بھائی بندوں کو جا کر کہہ دینا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری قوم کا بہترین خزانہ ہیں اور یہ ایک قومی امانت ہیں۔ جو ہمارے پاس ہے مجھے یقین ہے کہ تمہارے دل میں بھی اس قیمتی متاع کی صحیح قدر و قیمت کا احساس ہو گا تاہم میں بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ یہ پیغام تمہیں پہنچا دوں۔ کہ جب تک ہم زندہ رہے۔ ہم نے اس امانت میں خیانت نہیں ہونے دی۔ اور اس کی حفاظت میں اپنا پورا زور صرف کر دیا۔ اب ہم مرنے لگے ہیں اور اپنے پیچھے اس امانت کو چھوڑے جا رہے ہیں۔ میں اپنے تمام بیٹوں، بھائیوں اور ان کی اولاد سے یہ امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی جان سے بھی زیادہ اس مقدس امانت کی حفاظت کریں گے۔ اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی واقعہ نہیں ہونے دیں گے

مرنے والا مرتا ہے تو کس طرح کبھی اسے اپنی بیوی کا خیال آتا ہے کبھی اپنے بچوں کا خیال آتا ہے وہ اگر کچھ بتاتا بھی ہے تو یہ کہ فلاں سے میں نے اتنا روپیہ لینا ہے۔ فلاں کو اتنا قرض دینا ہے بچوں کی اس طرح تربیت کی جائے۔ بیوی کے گزارے کا یہ انتظام کیا جائے۔ مگر وہ صحابی مرتے وقت بھی اگر خیال کرتا ہے تو اپنی قوم کا بلکہ نوع انسانی کا۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں اپنی قوم ہی کی نہیں بلکہ نوع بشر کی روح کو سمٹا ہوا پاتا ہے اور اس کی قومی روح انفرادی حقوق کو بھول جاتی ہے۔ وہ صرف قوم اور اس کے مظہر کو دیکھتا ہے۔ اور مرتے ہوئے اپنے باقی ماندہ خاندان کو زندہ رہنے کی نہیں بلکہ مرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اپنا حصہ لینے کی نہیں۔ بلکہ اپنا حصہ قربان کرنے کی وصیت کرتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ فرد اور خاندان کی عزت اور بچاؤ قوم کی عزت اور بچاؤ کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ روح اگر اب بھی مسلمانوں میں پیدا ہو جائے تو ان کا مقابلہ نہ سکھ کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہندو کر سکتے ہیں ہمیشہ یوں تو سکھوں پر ہمیشہ پھبتی اڑاتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سکھ بڑی بیوقوف قوم ہے لیکن سکھ میں قومی دماغ ہے جس سے جبر

ابھی تک محروم ہے۔ غرض قومی دماغ بڑی قیمتی چیز ہوتی ہے۔ اور جب کسی قوم میں یہ دماغ پیدا ہو جائے تو اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ ہر فرد قومی بہتری کے متعلق سوچتا اور غور و فکر کرتا ہے۔ جہاں بھی دو چار افراد مجلس میں بیٹھتے ہیں وہ یہی باتیں کرتے ہیں کہ ہماری قوم میں فلاں کمزوری ہے۔ اور اس کا یہ علاج ہے۔ فلاں نقص ہے اور اس کا یہ علاج ہے۔ پھر ایک محلہ کے لوگ دوسرے محلہ والوں سے ملتے ہیں تو وہاں بھی یہی ذکر کرتے ہیں۔ تیسرے محلہ والوں سے ملتے ہیں۔ تو ان سے بھی یہی ذکر کرتے ہیں۔ پھر ایک شہر کے لوگ جب دوسرے شہر والوں سے ملتے ہیں تو وہ بھی یہی قومی تذکرہ کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دماغوں میں ایک اشتراک پیدا ہو جاتا ہے۔ اور قوم کے اندر ایک ایسی روح پیدا ہو جاتی ہے کہ سب کی نظر صرف ایک ہی جہت کی طرف اٹھتی ہے قومی مصیبت کے وقت فردی دماغ کام نہیں دیتا بلکہ قومی دماغ کام دیتا ہے۔ اور قومی دماغ اسی وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب سب افراد کے دماغ ایک ہی جہت پر کام کر رہے ہوں۔

اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے ارءیت الذی یکذب بالدین مجھے بتاؤ تو سہی کہ وہ کون ہے جو قومی خدمت کے جذبہ سے منکر ہے؟ اگر کوئی ایسا ہے تو وہ ضرور تباہ ہوگا۔ اس نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ مکہ والوں میں اور دوسرے غیر عربوں میں صحیح قومی خدمت کا جذبہ نہیں اس لئے ان کا اتحاد عارضی ثابت ہوگا۔ خود ان کی قوم سے غدار پیدا ہوتے رہیں گے لیکن مسلمانوں میں قومی خدمت کا جذبہ ہے اس لئے ان میں قومی دماغ پیدا ہے اور بوجہ قومی دماغ کے ان کا غریب اور امیر ایک مسلک میں پرو دیا ہوا ہے۔ وہ سب کے سب ایک مقصد سامنے رکھتے ہیں جس کو ذاتی مقاصد پر قربان کرنے کے لئے وہ کسی قیمت پر بھی تیار نہیں اس لئے لازماً مسلمان جیتیں گے۔ اور ان کے دشمن ہاریں گے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم)

منسوخ شدہ وصایا کی بحالی کیلئے قواعد کی ضروری تشریح

(۱) جو شخص اپنی وصیت کو بوجہ عدم استطاعت جاری نہ رکھ سکتا ہو اور وصیت منسوخ کرانے کے لئے خود درخواست کرے اور اس طرح اسکی وصیت منسوخ ہو جائے ایسا شخص اگر بعد میں کسی وقت اپنی منسوخ شدہ وصیت کو بحال کرانا چاہے۔ تو اس کی بحالی کے لئے یہ شرائط ہیں۔

ا:۔ پہلی منسوخ شدہ وصیت کا بقایا ادا کیا جائے۔

ب:۔ عرصہ منسوخی وصیت کا چندہ عام ادا کیا گیا ہو۔

(۲) ایسا شخص اگر نئی وصیت کرے تو اس پر بھی یہ دونوں شرائط حاوی ہوں گی۔

(۳) مگر جس شخص کی وصیت مجلس کارپرداز نے بوجہ عدم ادائیگی بقایا منسوخ کی ہو (نہ کہ اس نے خود منسوخ کرائی ہو) تو اس کی وصیت بحال کرنے کے لئے حصہ آمد کا سارا بقایا بحالی کی تاریخ تک کا ادا ہونا چاہیئے یعنی اس شخص سے عرصہ منسوخی وصیت کی صرف چندہ عام کی وصولی کافی نہیں بلکہ وصیت بحال کرانے کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس عرصہ کے حصہ آمد اور وصول شدہ چندہ عام کا جو فرق ہے۔ اس کمی کو بھی پورا کرے ٭

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تعمیر مساجد میں حصہ لینے والوں کے لئے بشارات

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے لئے مسجد بناتا ہے میں اس کے لئے آخرت میں گھر بناتا ہوں ۔۔ ۔۔۔۔۔۔ یہ وہ وعدہ ہے جو کہ خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت کیا کہ اگر تم میرے لئے دنیا میں گھر بناؤ گے تو میں تمہارے لئے آخرت میں گھر بناؤں گا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے سامنے چندہ مساجد کے لئے نہایت آسان لائحہ عمل پیش فرما کر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کیونکہ جماعت کا ہر فرد اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے کر دنیا گھر جنت میں بنا سکتا ہے۔ اس لائحہ عمل کی تفصیل یہ ہے۔

ممالک بیرون میں چندہ تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

(۱) بڑے تاجر:۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۲) چھوٹے تاجر:۔ ہر مہینہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۳) ملازمین:۔ (ا) ہر سال پہلی سالانہ ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیں (ب) پہلی دفعہ ملازم ہونے کی صورت میں پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ دیں (ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی۔ ایک ماہ کی تنخواہ کا ½ دیں۔

(۴) وکلاء و ڈاکٹر پیشہ ور صاحبان:۔ گذشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ۔ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صد ادا کریں۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان:۔ ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فی صدی ادا کریں۔

(۶) صناع:۔ مستری۔ لوہار۔ درزی۔ بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینہ کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ تعمیر مسجد کے لئے دیں۔

(۷) زمیندار احباب۔ جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنے فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع احباب۔ جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسے فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۹) مختلف خوشی کی تقاریب پر۔ مثلاً نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر یا امتحان میں پاس ہونے والے خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

چندہ ماہوار۔ سالانہ اجتماع۔ تعمیر دفتر۔ اشاعت لٹریچر

اراکین مجلس انصار اللہ کی یاددہانی کے لئے اعلان ہے کہ مجلس کے اخراجات کو چلانے کے لئے چار تحریکات جاری ہیں۔ ان کی شرح اس قدر کم رکھی گئی ہے کہ ان میں شمولیت کسی رکن کے لئے بار نہیں ہو سکتی۔ چندہ ماہوار آمد پر ½ پائی فی روپیہ۔ چندہ سالانہ اجتماع ۱۲ سالانہ اور تعمیر فنڈ و اشاعت لٹریچر حسب استطاعت ہے۔ چندہ تعمیر کے متعلق اراکین کو علم ہے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپیہ کی رقم پوری کرنی ہے۔ تا کہ تعمیر کے کام کا پہلا دور اسی سال پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے۔ اور پھر چند سال جب تک کہ دوبارہ توسیع کی ضرورت پیش نہ آئے اس فنڈ کو بند کر دیا جائے۔

پس اس تحریک میں حصہ لیتے وقت اراکین کو اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپے کی رقم پوری کرنی ہے۔ اور اسی کے مطابق چندہ دے کر ماجور ہونا چاہیئے جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مکرم حمید اللہ صاحب مرحوم کا ذکر خیر

از مکرم میر رفیع احمد صاحب چک منگلا۔ ضلع سرگودہا

مکرم میر حمید اللہ صاحب ریلوے پرچ انسپکٹر شیخ پور ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ مرحوم میاں الٰہی بخش صاحب کے صاحبزادے میاں میرابخش صاحب کے پوتے (جو حضرت مسیح موعود کے صحابی تھے) اور خاکسار کے تایا زاد بھائی تھے ۹/۶/۵۹ کو بمقام سکھر بوقت ۵.۵۰ بجے شام بقضائے الٰہی وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم موصی تھے۔ سکھر میں امانتاً دفن کر دیا گیا ہے۔ مرحوم نیک متقی اور احمدیت کے عاشق صادق تھے۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا احمدیت کے سوا اور ہے ہی کیا۔ خاندان کے نوجوانوں کو فرماتے کہ اگر تم سچے اور پکے احمدی نہ بن سکو تو دنیا میں خواہ تم کتنے بڑے بڑے عہدوں پر پہنچ جاؤ۔ تمہاری کوئی وقعت نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ دین اور دنیا میں عزت پاؤ۔ تو تم ہمیشہ یہ مدنظر رکھو کہ تمہاری عزت اور تمہارا مقصود احمدیت یعنی اسلام ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ اور خصوصاً حضرت مصلح موعود کے ساتھ ایک خاص عشق تھا۔ حضور کی ذرا سی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ غالباً ۱۹۴۸ء میں حضور کوئٹہ گئے۔ حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا زندہ تھیں۔ میر صاحب ملازمت کے سلسلہ میں کوئٹہ تھے۔ ان کی اہلیہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو ملنے گئیں۔ باتوں باتوں میں آپؓ نے ذکر فرمایا کہ جگہ کی تنگی ہے اور مستورات کے لئے پاخانے کی تکلیف ہے۔ میر صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ نے گھر پہونچ کر میر صاحب سے ذکر کیا۔ میر صاحب اسی وقت سارا سامان ساتھ لے کر اور اپنی بیوی کو ساتھ لے کر وہاں گئے اور اپنے ہاتھوں سے سیمنٹ تیار کی اور اینٹیں لگا کر مکان کے ساتھ نئی ٹٹی تعمیر کی۔ اور سارا کام ختم کر کے اور حضرت اماں جان سے پوچھ کر کہ اور تو کوئی تکلیف نہیں واپس لوٹے اور جب تک کام مکمل نہیں ہوا ایک منٹ چین نہیں آیا۔ حالانکہ ان کے ماتحت کافی مستری وغیرہ تھے۔ مگر خود اپنے ہاتھوں سے سب کام مکمل کیا۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ نے آپ کی صاحبزادی عزیزہ قدسیہ بیگم کا رشتہ عبد الشکور صاحب کنزے نومسلم جرمن کے ساتھ تجویز کیا جب میر صاحب مرحوم سے ذکر ہوا تو میر صاحب نے صرف اتنا کہا کہ میری بیٹی نہیں۔ حضور کی اپنی بیٹی ہے۔ جس طرح حضور پسند فرمائیں ٹھیک ہے۔ میں میر صاحب کے ساتھ کچھ عرصہ رہا ہوں۔ ان کے محکمے کے بعض غیر احمدی افسر اس رشتہ کے بارہ میں ان سے کہتے کہ میر صاحب آپ تجربہ کار اور جہاندیدہ آدمی ہیں۔ یہ قدم کیسے اٹھا لیا کہ ایک غیر ملکی کے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ منظور کر لیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ تم اس کیفیت اور روحانی سرور کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ کہ ہمارا خلیفہ میری بیٹی کا رشتہ تجویز کرے مجھے اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے تھا۔

۱۹۵۵ء میں جب حضور اقدس بیمار ہوئے اور سفر یورپ کا ارادہ فرمایا میں مکرم میر صاحب کے پاس صبح روتے ہوئے میرے پاس آئے اور فرمایا کہ میرا آقا بیمار ہے اور علاج کے لئے یورپ جا رہا ہے لیکن افسوس ہے کہ میرے پاس بھیجنے کے لئے کچھ نہیں۔ یہ لو ایک سو روپیہ میں کہیں سے قرض مانگ کر لایا ہوں۔ یہ حضور اقدس کی خدمت میں بھیجدو۔ اور میری طرف سے لکھ دو کہ میں مجبور ہوں کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ البتہ میری چار کنال زمین ربوہ میں ہے وہ بیچ کر حضور اس رقم کو اپنی ذات پر خرچ کر سکتے ہیں اور فرمایا کہ سیکرٹری آبادی کمیٹی ربوہ کو لکھ دو کہ وہ زمین حضور کے نام منتقل کر دی جائے۔ چنانچہ میں نے حضرت امیر المومنین اور سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ کی خدمت میں میر صاحب کی طرف سے خط لکھ دئے۔ اس زمین میں مکرم میر صاحب نے اپنے تین بھائیوں کا حصہ بھی رکھا ہوا تھا۔ حضور کو دینے کے بعد آپ نے سب کو خط لکھ دئے کہ میں نے ایسا کر دیا ہے۔ چنانچہ سب نے بخوشی منظور کر لیا۔ اب ریٹائر ہونے والے تھے ربوہ میں تھوڑی سی زمین اپنی رہائش کے لئے خریدی تھی۔ مگر افسوس کہ قسمت نے یاوری نہ کی کہ ربوہ میں رہنے کا موقعہ مل سکے۔ وہ زمین بھی قصر خلافت اور مسجد کے قریب خریدی تھی تاکہ ہر وقت حضرت صاحب کی خدمت میں رہنے کا موقعہ مل سکے۔

ویسے مرکز کے ساتھ عشق کا یہ حال تھا کہ کوئی بھی تقریب مرکز میں ہو۔ جلسہ سالانہ مشاورت۔ انصار اللہ کا اجتماع خواہ کوئٹہ میں ہوں۔ خواہ کراچی میں یا پشاور میں ضرور کوشش کر کے شرکت فرماتے۔ چندوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ بلکہ اپنے حلقہ کے تمام احباب کو سختی سے ہر چندہ میں حصہ لینے اور اس کی ادائیگی کی تحریک فرماتے۔ جب سے ملازم ہوئے گو شروع میں بڑی مالی مشکلات تھیں اور بھائیوں کی تعلیم اور شادیوں کا بوجھ سب آپ نے ہی برداشت کیا۔ مگر پھر بھی چندہ باقاعدگی سے دیتے اور اخبار الفضل ضرور منگواتے اور فرماتے کہ الفضل کے بغیر زندگی ہی نہیں۔

غریب احمدیوں کا خاص طور پر خیال رکھتے اور ہر ممکن اور جائز امداد ان کی فرماتے ہزاروں غریب احمدیوں اور خاندانوں نے ان سے فائدہ اٹھایا۔ اپنے خاندان کے غریبوں کا بھی خاص طور پر خیال رکھتے اور کوشش میں رہتے کہ ان کی آسانی کی صورت بھی کوئی نکل آئے۔ خاندان کے نوجوانوں کی تربیت اور مستقبل کا بہت خیال رکھتے بیوگان اور یتیموں کی بھی ہر ممکن امداد فرماتے ملازمت اس قسم کی تھی کہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں جانا پڑتا۔ اپنی ڈیوٹی نہایت محنت اور دیانتداری سے سرانجام دیتے اور فارغ ہونے کے بعد جہاں کہیں بھی جاتے سب سے پہلے احمدیہ مسجد اور جماعت کا پوچھتے۔ جماعت کے افراد کو جا کر ملتے جتنا عرصہ وہاں رہتے ان کی ہر ممکن امداد ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے۔

پٹ درچھاؤنی کی مسجد کا کافی حصہ خود ساتھ لگ کر اور خدام کو ساتھ لے کر میری موجودگی میں تعمیر فرمایا۔ اٹھتے بیٹھتے احمدیت مدنظر تھی تمام احباب کی خدمت میں مرحوم کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ احمدیت کے لئے۔ ہمارے خاندان کے لئے ان کے بیوی بچوں کے لئے اس کمی کو پورا کر دے۔ جو میر صاحب مرحوم کی وفات سے ہوئی ہے اور خدا ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمیں بھی ان کی طرح احمدیت کا عاشق صادق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم نے ایک بیوہ۔ دو بچے اور دو بچیاں چھوڑی ہیں۔ سب سے زیادہ افسوس عزیزہ قدسیہ کا ہے۔ جس کو بیرون ملک جانے کے بعد اپنے والد اور حقیقی والدہ دونوں کی وفات کی خبر وہیں ملی۔ اللہ تعالیٰ اس کا بھی حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین

چک ۳۳ جنوبی ملکوالہ میں ایک جلسہ

امریکہ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقاریر

مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۹ء بسلسلہ دورہ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا میں مکرم مولوی نور الحق صاحب مبلغ امریکہ اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ مغربی افریقہ تشریف لائے مقامی جماعت احمدیہ نے ۱۹ جولائی کی شب کو مسجد احمدیہ میں ایک عام جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی نے سرانجام دیئے مکرم کرامت اللہ صاحب چیمہ نے تلاوت قرآن کریم کی بعد ازاں صاحب صدر نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا۔ نیز احمدی مبلغین کی عدیم المثال قربانیوں پر روشنی ڈالی اسکے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد نے "مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں مغربی افریقہ میں احمدی مبلغین کے ذریعہ اسلام کو جو عظیم الشان کامیابی حاصل ہو رہی ہے اسکا مفصل ذکر کیا اور بتایا کہ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے مغربی افریقہ میں اسلام بڑی سرعت سے پھیلتا جا رہا ہے ازاں بعد مکرم مولوی نور الحق صاحب انور نے "امریکہ میں تبلیغ اسلام اور اس کے خوشکن نتائج" پر تقریر کی ابتدائے تقریر میں آپ نے بتایا کہ ملک غیر میں احمدی مبلغین کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کس تندہی اور جانفشانی سے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ کہ جنہیں دیکھ کر ہر دانشمند انسان اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ انشاء اللہ امریکہ کی سیاہ و سفید قومیں اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائینگی بعدہٗ صاحب صدر نے تقریر کی آخر میں دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ جلسہ میں احمدی احباب اور مستورات کے علاوہ دیگر اصحاب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی اور نہایت توجہ سے تقاریر سنیں۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چوتھا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چوتھا سالانہ اجتماع اس سال انشاء اللہ ۱۴-۱۵-۱۶ اگست بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام ڈالمیا نزد کونٹہ والا بلڈنگ منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس لئے خاص اہمیت رکھتا ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ مجلس کا ہر قدم خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت آگے ہی بڑھتا ہے۔ اس اجتماع کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ اور گذشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی کئی نئے ITEMS پروگرام میں شامل کئے گئے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔ تقریری مقابلہ:۔ (۱) خلافت حقہ (۲) وفات مسیح (۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا غلاموں سے سلوک (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے۔ (۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۲۔ تحریری مقابلہ:۔ (۱) موجودہ دور میں خلافت کی اہمیت (۲) میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا (۳) پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی (۴) جنگ بدر یا جنگ حنین کا پس منظر اور واقعات (۵) زندہ مذہب

۳۔ مطالعہ کتب سلسلہ:۔ (۱) کشتی نوح (۲) ایک غلطی کا ازالہ (۳) دو شمین (۴) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۵) تذکرۃ الشہادتین

اس مقابلہ میں تمام خدام شریک ہوں گے۔

۴۔ مقابلہ حفظ قرآن:۔ (۱) قرآن پاک کی آخری دس سورتیں (۲) سورہ صف (۳) سورہ یٰسین (۴) سورہ مائدہ کا آخری رکوع۔

۵۔ مطالعہ احادیث:۔ کتاب اوداح الہدیٰ۔

۶۔ مباحثہ اردو:۔ مباحثہ انگریزی۔ پرچہ دینی معلومات (لازمی) معلومات عامہ۔ پیغام رسانی۔ مقابلہ حواس خمسہ۔ مشاہدہ وغیرہ

ورزشی مقابلہ جات:۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ کبڈی۔ دوڑیں۔ گولہ پھینکنا۔ فٹ بال۔ والی بال۔ مسعدہ پھینکنا۔ رسہ کشی۔

خاص پروگرام:۔ (۱) مظاہرہ سول ڈیفنس و فرسٹ ایڈ (۲) رسہ کشی (مہمانوں کے لئے) (۳) سول ڈیفنس کی فلم (۴) سمپوزیم

نوٹ:۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کے بھی علمی۔ ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوں گے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

سابقون الاولون کے پاس انیس سالہ کتاب بطور یادگار بھیجی جائے

لائبریریوں اور مساجد میں رکھا جائے

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد انیس سالہ تاریخی کتاب کی اشاعت کے بارے میں ہے۔ ذیل میں اس کو پھر شائع کیا جاتا ہے فضل خدا کتاب قریباً ⅔ حصہ تقسیم ہو چکی ہے باقی ⅓ حصہ ہے۔ دور اول کے سابقون دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ختم ہونے سے پہلے مفت کتاب صرف ایک روپیہ فی کتاب محصول ڈاک کا منگوالیں یا محصول کا وی۔ پی کرا کر حاصل کریں۔ کتاب ختم ہو جانے پر خدا جانے ان کو ملے نہ ملے فرمایا:۔

(۲) میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ پہلے دور والوں اور دوسرے دور والوں میں میں نے فرق رکھا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ پہلے دور والے سابقون اولون ہیں۔

(۳) انیس سال کے بعد ان کے نام چھپوا کر لائبریریوں میں رکھے جائیں

(۴) جماعتوں کے اندر پھیلائے جائیں۔

(۵) خود ان کے پاس یادگار کے طور پر بھیجے جائیں تا وہ اپنی زندگی میں بطور یادگار اپنے پاس رکھیں اور اپنے بعد اپنی نسلوں کے لئے یادگار کے طور پر چھوڑ جائیں۔

(۶) ہر دور کے بعد ایک کتاب لکھی جائے جس میں تمام حصہ لینے والوں کے نام محفوظ کئے جائیں اور (۷) اس کتاب کو لائبریریوں اور مساجد میں رکھا جائے تا آئندہ آنیوالی نسلیں اسے پڑھیں اور اپنی قربانیوں کا اس سے مقابلہ کریں اور دیکھیں کہ انہوں نے کس طرح کام کیا۔ دور اول میں انیس سال تک متواتر حصہ لینے والے احباب کرام خود ہی توجہ فرماکر

بورنیو میں احمدیہ مسجد کی تکمیل اور مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والے احباب

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ سلسلہ (بورنیو) نے اطلاع دی ہے کہ لابوان میں ہماری مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گئی ہے فالحمد للہ علےٰ ذالک۔ ان احباب کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں جنہوں نے اس کے لئے قربانی کی ہے۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل التبشیر ربوہ) (قسط نمبر ۲)

نام	ڈالر
مکرم جناب کے عبد القادر صاحب	۱۵۰
مکرم جناب کے محمد کنہی صاحب	۱۰۰
مکرم جناب کے۔ سی۔ محی الدین کنہی صاحب	۳۰
مکرم جناب سلیم شاہ صاحب مع فیملی	۱۴۰
مکرم جناب سکرمن صاحب مع فیملی	۵
مکرم جناب محمد سعید صاحب انصاری	۱۵۰
مکرم جناب عظیم رحیم صاحب	۱۵
مکرم جناب سلیمان صاحب	۱۵
مکرم جناب اے ایچ عبد اللطیف صاحب مع فیملی	۵
مکرم جناب محمد شریف تیو صاحب	۴
مکرمہ جنابہ بیگم محمد شریف تیو صاحب	۱۰
مکرم جناب مس پرمن صاحب مع فیملی	۵
مکرمہ زلیخاں صاحبہ بنت جناب عبد الرحمن صاحب	۳۰
مکرمہ عائشہ صاحبہ بنت جناب عبد القادر صاحب	۱۰

میری والدہ صاحبہ کی وفات

میری والدہ ماجدہ عمراں بی بی صاحبہ ۱۹ جولائی بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے کے قریب حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے لاہور میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات سے ایک دن پہلے یعنی ۱۸ جولائی کو میرے بہنوئی سعید احمد خانصاحب معہ اہل وعیال اور والدہ صاحبہ مرحومہ لاہور پہنچے۔ اگرچہ والدہ صاحبہ کو ذیابیطس کا مرض تھا مگر کوئی خاص تکلیف نہ تھی خیریت سے لاہور پہنچے۔ رات اطمینان سے سوئے۔ صبح اٹھ کر ناشتہ کیا پھر لیٹ گئے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا تو ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ برادرم سعید احمد خانصاحب اسی دن ان کی نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لائے۔ اور چونکہ مرحومہ موصیہ اور صحابیہ تھیں اس لئے ان کو قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

برادرم سعید احمد خانصاحب اور ان کے برادر رشید احمد خانصاحب اور ان کے ایک دوست نے جو غیر احمدی ہیں والدہ صاحبہ کی نعش کو ربوہ لانے کے تمام انتظامات کئے۔ جس کیلئے میں ان کا بے حد ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین

خاکسار کو بذریعہ تار کراچی اطلاع دی گئی۔ لیکن فوراً ربوہ پہنچنا اور ان کے جنازہ اور تدفین میں شامل ہونا میرے لئے ممکن نہ تھا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنی رحمت کے سایہ میں رہنا قرب عطا فرمائے اور مجھے اور میری تینوں بہنوں کو اور دوسرے اعزا کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرحومہ نے ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ میرے والد صاحب جو پاکستان بننے سے پہلے کلکتہ میں مقیم تھے اور آجکل ڈھاکہ میں مقیم ہیں ابھی تک احمدیت کی نعمت سے محروم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی احمدیت کی نعمت سے مشرف فرمائے باوجود اس کے کہ والد صاحب تقریباً دس سال ناراض رہے اور خط و کتابت اور خرچ بند کر دیا۔ مگر پھر بھی والدہ صاحبہ تحریک جدید کے جہاد میں ۱۹۳۴ء سے اب تک متواتر چندہ دیتی رہیں۔ خود نماز باقاعدہ پڑھتیں۔ اور ہم سب کو بھی تاکید کرتیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد مسعود احمد قریشی امرتسری ۹۲۵ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی)

دعائے مغفرت

ہمارے بڑے بھائی کی لڑکی معراج بیگم مورخہ ۱۹/۷/۵۹ کی شب کو قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ ہماری بچی کو اللہ تعالیٰ جنت میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ہمارے سب خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ رحیم بخش پریذیڈنٹ احمد آباد پیپ کھانہ رغیبہ تحصیل نارووال

کتاب باجلد یا بے جلد جیسی پسند ہو۔ صرف محصول ڈاک ارسال کر کے حاصل کریں یا وی پی کی اجازت دیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

"عوام مایوس نہیں وہ خوش ہیں اور اُن کے حوصلے بلند ہیں"

"میں بھارتی وزیر بحالیات کی دعوت پر غور کروں گا" جنرل اعظم خاں

کراچی ۳۰ جولائی۔ لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر بحالیات نے کہا ہے کہ سابق سندھ میں مہاجروں اور مقامی باشندوں کے تعلقات نہایت خوشگوار ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اب سیاستدان ان کو اپنی مقصد براری کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔ نہ ہی انہیں ایک دوسرے کے خلاف اشتعال دلا سکتے ہیں۔

وزیر بحالیات پچھلے دنوں بولان میل کے ذریعے کوئٹہ۔ قلات اور حیدر آباد ڈویژنوں کا دورہ کرنے کے بعد کراچی واپس آئے تھے اور ریلوے سٹیشن پر اخبار نویسوں کے سوالوں کے جواب دے رہے تھے۔ جب آپ سے لالہ مہر چند کھنہ وزیر بحالیات بھارت کی طرف سے موصول شدہ دعوت نامے کے بارے میں پوچھا گیا، تو جنرل اعظم خاں نے جواب دیا کہ میں ان کی تجویز پر غور کروں گا یاد رہے لالہ مہر چند کھنہ نے جنرل اعظم خاں کے سامنے دونوں ملکوں کی بحالیاتی کانفرنس کی تجویز پیش کی ہے۔

وزیر بحالیات نے کہا کہ آباد کاری کا کام تیزی سے ہو رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ کام مقررہ وقت کے اندر اندر ختم ہو جائے گا۔ دعاوی وغیرہ سے متعلق بہت کم درخواستوں پر غور باقی ہے۔ آباد کاری کے دوسرے مراحل بھی پروگرام کے مطابق طے کئے جا رہے ہیں۔ میں نے اپنے دورے میں دیکھا ہے کہ عوام مایوس نہیں۔ وہ خوش ہیں اور ان کا حوصلہ بلند ہے۔

پاکستان کا مستقبل روشن ہے

کراچی ۳۰ جولائی، امریکہ کے سفیر مسٹر جیمز لینگلے نے اپنے الوداعی بیان میں اپنے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان کا مستقبل بہت روشن ہے

مسٹر لینگلے جنہوں نے دو سال تک پاکستان میں امریکی سفیر کے فرائض انجام دیئے پچھلے دنوں امریکہ روانہ ہو گئے۔ ان کے جانشین مسٹر ولیم راونٹری ۱۵ اگست کو کراچی پہنچ جائیں گے

اپنے مختصر الوداعی بیان میں مسٹر لینگلے نے کہا ہے کہ امریکی اور پاکستانی عوام کے درمیان چند مشترک اقدار ہیں جن پر دونوں یقین رکھتے ہیں امریکی عوام کی طرح پاکستانی عوام بھی آزادی کو عزیز رکھتے ہیں۔ اور دونوں ترقی میں یقین رکھتے ہیں، مسٹر لینگلے نے کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے عوام اپنے موجودہ حالات پر قانع نہیں ہیں۔ بلکہ بہتر معیار زندگی اور عوامی خوشحالی کے متمنی ہیں۔ دونوں ملک کے عوام اس کے خیال ہیں۔ اور اس پر یقین رکھتے کہ آزادی ہر قوم کا پیدائشی حق ہے

مسٹر لینگلے نے کہا ہے کہ امریکہ اور پاکستان دونوں انفرادی حیثیت کے مالک ہیں۔ اور ہر ایک دوسرے کی مدد کر سکتا ہے، ہمارے تعلقات کی بنیاد اشتراک عمل پر واقع ہے، جو اسلام ... اور ... انیت دونوں کا جوہر ہے

مسٹر لینگلے نے کہا کہ میں نے پاکستانی عوام سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ انہوں نے مجھے صبر و استقامت اور مذہب سے گہری محبت کا درس دیا ہے۔ پاکستانیوں نے انسان کی عظمت پر میرے یقین کو مستحکم کیا ہے۔ خواہ انسان کے خارجی حالات کچھ بھی ہوں

مسٹر لینگلے نے کہا کہ میں پاکستان اس کے عوام اور سرزمین کے متعلق بڑی خوشگوار یادیں لے کر جا رہا ہوں۔ میرے لئے پاکستان کی قدیم تہذیب دوبارہ زندہ ہو گئی تھی اور میں اپنے آپ کو ان روایات کا ایک زندہ حصہ محسوس کرتا تھا۔

مسٹر لینگلے نے آخر میں کہا۔ کہ میں ایک ایسے ملک سے جا رہا ہوں جو ایک عظیم روح کا مالک ہے۔ جس کا ماضی عظیم ... زندگی سے ... ماضی تھا۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس کا مستقبل بڑا شاندار ہے۔

متروکہ اراضی کی قیمت ادا کرنے کے نوٹس

لائلپور ۳۰ جولائی۔ لائلپور کے قریباً بیس صنعت کاروں نے کارخانے قائم کرنے کے لئے جو متروکہ اراضی حاصل کی تھی۔ ابھی تک انہوں نے اس کی قیمت ادا نہیں کی، مقامی محکمہ مال نے اس سلسلہ میں ان صنعتی اداروں کے نام نوٹس جاری کر دئے ہیں۔

یہ زمین دس سال قبل لائلپور کے متعدد صنعت کاروں کے ہاتھ فروخت کی گئی تھی اور اس کی قیمت تین ہزار دو سو روپے فی ایکڑ مقرر کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ چار فی صد شرح سالانہ کے حساب سے لگان بھی عائد کیا گیا تھا۔ لیکن بیس کے قریب صنعتی اداروں نے ابھی تک اس متروکہ اراضی کی قیمت جمع نہیں کرائی۔ اس سلسلہ میں ان صنعت کاروں کے ذمہ تیئیس لاکھ روپے واجب الادا ہیں۔

★ لائلپور ۳۰ جولائی۔ ضلع جھنگ کے موضع بہادر ... کے قریب ایک بیس سالہ نوجوان اللہ بخش کو اپنے بوڑھے باپ کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے ملزم کے والد نے اسے کچھ

۴ روپیہ چوری کرنے پر سرزنش کی جس پر وہ طیش میں آگیا اور اس نے اپنے باپ کو ہلاک کر دیا

ایک ایٹمی تجربے سے پندرہ ہزار بچے پیدائشی مریض بن جاتے ہیں

ایٹمی بم رکھنے والے ملکوں کے سربراہوں کو انتباہ

سٹاک ہالم ۳۰ جولائی۔ کیمسٹری کے نوبل پرائز جیتنے والے سویڈن کے پروفیسر لائینس پالنگ نے کہا ہے ایک بڑی قوت کے ایٹم بم کے تجربے سے پندرہ ہزار بچے ایسے پیدا ہوتے ہیں۔ جو مختلف جسمانی اور دماغی نقائص میں مبتلا ہوتے ہیں جو ... یہ بچے اگر زندہ رہیں تو انہیں عمر بھر پریشانی اور تکلیف میں بسر کرنا ہوگی،

پروفیسر پالنگ کل رات یہاں ایک اجتماع میں تقریر کر رہے تھے جو انٹرنیشنل ویمنز ایسوسی ایشن برائے امن و آزادی کا۔ ایٹم بم کے خلاف سویڈش ایکشن گروپ اقوام متحدہ کے دوستوں کی انجمن کی سویڈش شاخ اور سویڈن کی امن کونسل کے زیر اہتمام منعقدہ ہوا تھا۔

آپ نے کہا تین برطانوی ڈاکٹروں نے بچوں کے سرطان کے متعلق مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ایسے چھوٹے چھوٹے تابکار ذرات سرطان کا باعث بن سکتے ہیں۔ جن کے متعلق سائنسدانوں کو ابھی تک کوئی معلومات حاصل نہیں ہیں۔ یہ چھوٹے تابکار ذرات ان ذرات کے مقابلہ میں نہ ہونے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو ایٹمی تجربے کے وقت پیدا ہوتے ہیں

پیدائش کے وقت بچے کے چھوٹے ایٹمی ذرات کی وجہ سے سرطان سے ہلاک ہونے کا جو امکان ہوتا ہے۔ عمر کے پہلے دس سال کے دوران یہ امکانات بڑھ کر تین گنا ہو جاتے ہیں جو اس کی جان لینے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔

آخر میں ڈاکٹر پالنگ نے کہا۔ دنیا ایک دوراہے پر کھڑی ہے ایک راستہ تہذیب کے خاتمے کی طرف اور دوسرا امن عالم۔ عالمی حکومت اور عالمی ذرائع کو انسانی بہبود کے لئے استعمال کی جانب رہنمائی کرتا ہے پہلا راستہ احمقانہ فوج گردی اور دوسرا معقولیت کی طرف جاتا ہے۔

اعانت الفضل

مکرم نشاد احمد صاحب فاروقی نے اپنی بچی کے۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے فائنل امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں تاکہ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اس بچی کی کامیابی کو ان کے اور ان کے خاندان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے

(مینیجر الفضل)

وبائی امراض کے ٹیکے لگانے کی مہم

لاہور ۳۰ جولائی۔ صوبائی محکمہ صحت نے مغربی پاکستان میں وبائی امراض کی روک تھام کے لئے گذشتہ ماہ کے دوران ٹیکے لگانے کی وسیع مہم جاری رکھی۔ پچھلے ماہ ۲۷۹۹۲ افراد کو پہلی بار اور ۹۰۸۴۲ افراد کو دوسری بار مختلف امراض کے ٹیکے لگائے گئے۔

زیر نظر مدت میں اضلاع گوجرانوالہ۔ پشاور۔ گجرات۔ شاہ پور۔ منٹگمری۔ ملتان لاہور اور میرپور خاص زیادہ تر چیچک سے متاثر ہوئے اور اس مرض کی صرف دو سو ستر وارداتوں کی اطلاع ملی۔ جن میں سے ۳۷ وارداتیں مہلک ثابت ہوئیں

طویل ترین فاصلے پر جانیوالا جیٹ طیارہ

واشنگٹن ۳۰ جولائی امریکہ فیڈرل ایوی ایشن ایجنسی نے بوئنگ ۷۰۷-۳۲۰ کے دیو ہیکل عظیم جیٹ طیارے کو مسافر بردار طیارے ... کے طور پر سروس کے قابل قرار دے دیا ہے یہ اپنی قسم کا دوسرا طیارہ ہے جسے امریکہ میں ایئر لائن سروس کے لئے سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے۔

یہ طیارہ دنیا میں طویل ترین سفر طے کر سکتا ہے۔ اس کی عام رفتار چھ سو میل فی گھنٹہ ہے۔ اور اس میں ایک وقت میں ۱۸۹ افراد سفر کر سکتے ہیں۔

ایئر کنڈیشنڈ ڈبوں میں بستروں کا انتظام

لاہور ۳۰ جولائی۔ ریلوے انتظامیہ نے تیز گام کے ایئر کنڈیشنڈ ڈبوں میں مسافروں کی درخواست پر لاہور یا کراچی شہر سے انہیں بستر مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک طرف کے سفر کے لئے ایک بستر کا کرایہ ساڑھے تین روپے ہوگا جو مسافر بستر حاصل کرنا چاہیں انہیں لاہور اور کراچی شہر میں ریزرویشن افسر سے اپنے سفر کے ٹکٹوں کے ہمراہ بستر کے ٹکٹ بھی خرید لینے چاہئیں۔

ایئر کنڈیشنڈ ڈبے پر متعین ریلوے ملازم ان بستر بچھانے اور لپیٹنے کا کام کریں گے۔

وزراء خارجہ کے مذاکرات ۵ راگست کو ختم ہو جائیں گے

مسٹر ہرٹر اور مسٹر گرومیکو کے درمیان باہم اتفاق رائے

جنیوا ۳۰ رجولائی۔ امریکی وفد کے ایک ترجمان نے کل بتایا کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہرٹر اور روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو اس بات پر باہم متفق ہو گئے ہیں کہ خواہ سمجھوتہ ہو یا نہ ہو وزراء خارجہ کی کانفرنس آئندہ بدھ کے روز یعنی ۵ راگست کو ختم ہو جانی چاہیئے۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ مسٹر ہرٹر اگلے روز جنیوا سے واشنگٹن روانہ ہو جائیں گے۔ چاروں بڑی طاقتوں کے وزراء خارجہ کے درمیان کل پھر ایک دعوت پر مذاکرات ہونے تھے۔ اس دعوت کا اہتمام فرانسیسی وزیر خارجہ نے کرنا تھا۔

دریں اثناء صدر آئزن ہاور نے واشنگٹن میں اخباری نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ جنیوا کے مذاکرات میں ابھی اس حد تک ترقی نہیں ہوئی ہے کہ جس کی بناء پر سربراہوں کی کانفرنس طلب کرنے کا کوئی جواز نکل سکے۔

انہوں نے کہا۔ میں نے یہ نتیجہ مذاکرات کی تازہ ترین صورتِ حال سے متعلق اُن رپورٹوں سے اخذ کیا ہے جو مجھے حال ہی میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہرٹر اور امریکی نائب صدر مسٹر نکسن کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ یاد رہے مسٹر ہرٹر آجکل جرمنی کے سوال پر وزراء خارجہ کی کانفرنس منعقدہ جنیوا میں شرکت کر رہے ہیں۔ اور مسٹر نکسن اِن دنوں سرکاری دورے کے سلسلے میں روس گئے ہوئے ہیں۔

جرمنی فوج کو ایٹمی جنگ کی تربیت دی جائے گی

برلن ۳۱ رجولائی۔ مغربی جرمنی کے وزیر دفاع فرانز جوزف سٹراس نے کہا ہے کہ جرمن فوج جس کے مختلف عناصر ۱۹۶۱ء میں پوری طرح بروئے کار آجائیں گے کسی بھی ایٹمی جنگ میں باسانی حصہ لے سکے گی۔ وہ دو جرمن اخباروں کے نامہ نگاروں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا جرمن فوج کلیۃً ایٹمی ہتھیاروں پر انحصار نہیں رکھے گی۔ لیکن اسے ساتھ کے ساتھ ہی خصوصی تربیت ضرور دی جائے گی کہ جس کی مدد سے وہ کسی بھی ایٹمی جنگ میں حصہ لے سکے۔ انہوں نے مزید بتایا سردست جرمن فوج ۲۱۸۰۰۰ جوانوں پر مشتمل ہے ان میں سے ایک لاکھ ۲۵ ہزار باقاعدہ بری فوج کے سپاہی ہیں۔ علاقائی فوج کے یونٹ ۱۹ ہزار جوانوں پر اور بحری

شام کی کمیونسٹ پارٹی سے لاتعلقی کا اظہار

فوج انیس ہزار جوانوں پر مشتمل ہے

دمشق ۳۱ رجولائی۔ شام کی کمیونسٹ پارٹی کے اٹھارہ نامی لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان کے ذریعہ کمیونسٹ پارٹی سے اپنا تعلق منقطع کر لیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ پارٹی عربوں کی قومی امنگوں کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔

ان میں کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مشہور رکن رفیق ریاض بھی شامل ہیں۔

سوراشٹر میں ہیضہ سے ۱۱۶ اموات

نئی دہلی ۳۱ رجولائی۔ حالیہ سیلاب کے بعد سوراشٹر کے علاقہ میں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی ہے اور اب تک وہاں ۱۱۶ اموات ہو چکی ہیں۔ وہاں حکام اس وبا پر قابو پانے کے لئے ضروری اقدامات کر رہے ہیں۔

دادو کو مصیبت زدہ علاقہ قرار دیدیا گیا

حیدرآباد ۳۱ رجولائی۔ حیدرآباد ڈویژن میں دادو کے علاقے کو مصیبت زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ قدم حالیہ سیلاب کی وجہ سے اٹھایا گیا۔ بورڈ آف ریونیو کے ممبر مسٹر ایم۔ زیڈ خاں اس ضلع میں ریلیف کمشنر کے طور پر کام کریں گے۔

وزیر خزانہ ۱۳ راگست کو ڈھاکہ جائیں گے

کراچی ۳۱ رجولائی۔ وزیر خزانہ جناب محمد شعیب ۱۳ راگست کو مشرقی پاکستان کے چھ روزہ دورے پر ڈھاکہ روانہ ہوں گے۔ ڈھاکہ میں قیام کے دوران آپ صوبائی گورنر جناب ذاکر حسین اور صوبائی محکمہ خزانہ کے افسران سے تبادلہ خیالات کریں گے +

ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے وسیع پیمانے پر وقار عمل

خدام نے "شارع مبارک" اور اس سے ملحقہ علاقہ میں ۱۸۰۶ مکعب فٹ مٹی ڈالی

ربوہ۔ کل مورخہ ۳۰ جولائی بروز جمعرات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے اس شاہراہ پر جس پر مسجد مبارک واقع ہے اور جو "شارع مبارک" کے نام سے موسوم ہے وسیع پیمانے پر وقار عمل منایا۔ اس وقار عمل میں جو صبح پونے چھ بجے صبح ہوا تھا۔ مجلس مقامی کے قائمقام قائد مکرم ملک محمد اشرف صاحب کی زیر قیادت قریباً ۲۷۵ خدام نے حصہ لیا اور مسلسل دو گھنٹے تک مزدوروں کی طرح کام کر کے "شارع مبارک" اور اس سے ملحقہ علاقے کے قریباً ۲۵ ہزار ۱۰ مربع فٹ رقبہ میں ۱۸۰۶ مکعب فٹ مٹی ڈالی اور اس طرح سڑک کو جو حالیہ بارشوں کے دوران بہت خراب ہو گئی تھی درست کیا اور اسے اس قابل بنایا کہ اس پر لوگ باسانی گذر سکیں اور موٹروں وغیرہ کے گذرنے میں بھی کوئی دقت نہ ہو۔ علاوہ ازیں خدام نے "شارع مبارک" کے ساتھ ساتھ جو دو متوازی سڑکوں پر مشتمل ہے اور گھاس کا ایک طویل قطعہ دونوں کو ایک دوسری سے جدا کرتا ہے ۱۵، فٹ لمبی نالی بھی کھود دی۔ خدام پونے چھ بجے سے پونے آٹھ بجے تک دھوپ میں نہایت محنت و مشقت کے ساتھ کام کر کے خدمت خلق کے نہایت اعلیٰ جذبے کا مظاہرہ کیا اس تمام عرصہ میں مجلس مرکزیہ کے چار مہتمم صاحبان مکرم ملک محمد رفیق صاحب قائمقام مہتمم خدمتِ خلق۔ مکرم مولوی نورالحق صاحب انور قائمقام مہتمم وقار عمل، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مہتمم عمومی اور مکرم ملک محمد شفیع صاحب اشرف قائمقام معتمد مجلس مرکزیہ موقع پر موجود رہ کر کام کی نگرانی فرماتے رہے۔ اور انہوں نے خود عملاً کام میں حصہ بھی لیا۔

درخواست دعا

خاکسار ایک الجھن میں ہے۔ تمام جماعت احمدیہ خاص کر درویشان قادیان وصحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ دینی اور دنیاوی مشکلات دور فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار شیخ محمد رفیق امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ تحصیل بھلوال۔ ضلع سرگودھا۔